امام ترمذیؒ نے اس کے سنت ہونے کے متعلق ایک عنوان قائم کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے متعلق بایں الفاظ تاکید فرمائی ہے: ''جس کے پاس وسعت وطاقت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔'' [ابن ماجہ، الأضاحی: ۲۵۳۲] حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے متعلق روایات میں ہے کہ وہ وجوب کے قائل حضرات کے قول سے کراہت کرتے ہوئے قربانی نہیں کرتے تھے۔ [بیہقی ۹/۲۶۵] بہر حال قربانی کی مشروعیت میں کوئی اختلاف نہیں ہے، بلاشبہ یہ سنت مؤکدہ ہے، صحابہ کرامؓ سے اس کے وجوب کی کوئی دلیل ثابت نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

سوال: ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد بال اور ناخن نہ کاٹنے کی پابندی تمام مسلمانوں کیلئے ہے یا صرف وہ شخص پابندی کرے، جس نے قربانی کرنا ہے؟

جواب: جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے تا آنکہ اپنی قربانی کرے اور جس شخص کا قربانی کرنے کا ارادہ نہیں، اس کیلئے بال اور ناخن کاٹنے کی ممانعت کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، البتہ قربانی کرنے والے کیلئے مذکورہ ممانعت احادیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے ناخن اور بال کاٹنے سے رک جائے۔'' [مسند امام احمد ۶/۲۸۹] جس کے پاس قربانی کیلئے کوئی جانور ہو وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کر لینے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ [بیہقی ۹/۲۶۶] اس بناء پر امام احمد بن حنبلؒ کا مؤقف ہے کہ قربانی کرنے والے کیلئے ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے دوران بال یا ناخن کاٹنا حرام ہے۔ [المغنی لابن قدامہ ۱۱/۹۶]

بہر حال ذوالحجہ کا چاند طلوع ہونے کے بعد ناخن یا بال نہ کاٹنے کی پابندی صرف اس شخص کیلئے ہے جو قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور جس کا قربانی دینے کا ارادہ نہیں ہے، اس کیلئے یہ پابندی نہیں، ہاں ایسا شخص اگر قربانی کا ثواب لینا چاہتا ہے تو وہ عید کے روز اپنے بال اور ناخن تراش لے۔ مونچھیں کاٹ لے اور زیر ناف بال صاف کر لے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں اس امر کی صراحت ہے۔ [مستدرک حاکم ۴/۲۲۳]

سوال: اگر نماز عید مسجد میں پڑھی جائے تو کیا نماز عید سے پہلے تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھ لینا چاہیے یا انہیں ادا کیے بغیر ہی بیٹھ جائے۔ قرآن وحدیث میں اس کے متعلق کیا وضاحت ہے؟

جواب: نماز عید سے پہلے کسی قسم کی نماز سنت یا نفل پڑھنا ثابت نہیں ہے، ایک حدیث میں وضاحت ہے کہ